کسی کو علم غیب نہیں بجز خدا کے اور ان کو یہ خبر بھی نہیں کہ وہ کب جی کر اٹھیں گے۔

۲۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (انعام ۵)

کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دے میں غیب نہیں جانتا۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب نہیں تھا۔ تو بتائیے جب سید الرسل کو علم غیب نہ تھا تو پھر کوئی پیر، شہید، مجذوب، سالک، عابد کاہن، نجومی اور یہ نام نہاد عامل جنات کس شمار و قطار میں ہیں۔

اور خود جنوں کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ بھی علم غیب نہیں رکھتے چنانچہ جنات مکان کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی نگرانی فرما رہے تھے۔ عصا پر سہارا تھا۔ اسی عالم میں حضرت سلیمان علیہ السلام وفات پا گئے۔ مگر لاٹھی کے سہارے لمبی مدت تک زندوں کی طرح کھڑے رہے۔ پھر ایک مدت کے بعد جب گھن نے لکڑی کو کھا لیا تو ان کا جسد مبارک زمین پر گر پڑا تو پھر کہیں جا کر جنات کو اُن کی وفات کا علم ہوا۔ اور جنوں کو یہ ماننا پڑا کہ ہم غیب دانی کے دعویٰ میں جھوٹے ہیں چنانچہ سورہ سبا میں ہے:۔ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ۔

یعنی پھر ہم نے جب (حضرت سلیمانؑ) پر موت کا حکم دیا اس کی موت جنوں کو کسی نے نہ بتلائی مگر زمین کی دیمک نے وہ اس کی لکڑی کھاتی رہی (جب وہ لکڑی کھوکھلی ہو گئی تو سلیمان گر پڑا۔ اس وقت جنوں کو معلوم ہوا اگر وہ غیب کی باتیں جانتے تو مدت تک ذلت کی محنت میں نہ پڑے رہتے۔

ان تینوں آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نبیوں، فرشتوں اور جنوں کو غیب کی باتوں کا کچھ پتہ نہیں۔ بتائیے ایسی صورت میں ان نام نہاد نجومیوں رمالوں، پانڈوں، کاہنوں اور عاملوں کے زٹلیات کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ یہ سب جھوٹے اور افترا پرداز اور جعل ساز لوگ ہیں۔ ان لوگوں کے پاس جانا اپنے ایمان کا ستیاناس کرنا ہے۔ جہاں تک قرآن و حدیث پر مشتمل آیات کے تعویذوں کا تعلق ہے تو ان کا نہ لٹکانا ہی افضل ہے جیسا کہ نواب صدیق الحسنؒ